

بے نظیر کے قتل سمیت تمام خودکش حملوں اور تباہی کی بنیاد

ہماری غلط خارجہ و داخلہ پالیسیاں ہیں۔

سینٹ میں مولانا سمیع الحق کا خطاب

پوری لیڈر شپ مل بیٹھ کر ان پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔

جناب قائم مقام چیئر مین جان محمد جمالی: جناب سینئر مولانا سمیع الحق خطاب فرمادیں۔

جناب چیئر مین! جیسا کہ تمام ایوان کے جذبات ہیں میں اور میری جماعت جمعیت علماء اسلام بھی ان میں شریک ہے۔ یہ ایک بڑا عظیم سانحہ ہے۔ قومی المیہ ہے اور اس پر جتنا بھی افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ اس حادثہ کے ساتھ ساتھ حوادث کا ایک سلسلہ شروع ہے۔ ان کی آمد کے بعد بھی ایسا حادثہ پیش آیا تھا۔ ہمیں آج مرحومہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان حالات کا جائزہ لینا چاہیے کہ یہ حالات کس وجہ سے پیدا ہوئے۔ ایک آگ ہے جو لگی ہوئی ہے اور پورے ملک کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔ وہ آگ وزیرستان میں لگائی گئی تھی۔ ہم نے اس وقت بار بار کہا تھا کہ خدارا! اس آگ کو بجھاؤ اس کو پھیلنے نہ دو ورنہ یہ آگ پورے پاکستان کو لپیٹ میں لے لے گی۔ آج خودکش حملے ہو رہے ہیں کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔ فوج اور عوام ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں دونوں طرف سے پاکستان کا عظیم نقصان ہے۔ ہمارے فوجی بھی بے گناہ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں اور اپنے بھائی اپنے شہری فوج کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔ یہ قتل عام جاری ہے ان دنوں میں آپ کو معلوم ہے کہ درہ آدم خیل میں جو کچھ ہو رہا ہے وزیرستان میں میر علی میں سوات میں تو آج ہمیں مرحومہ کے اس حادثے کے پس منظر میں صرف دعا پر اور خراج عقیدت پر بات ختم نہیں کرنی چاہیے بلکہ جائزہ لینا چاہیے کہ یہ حادثہ کیوں پیش آیا۔ یہ آگ پورے ملک میں کیسے لگی؟ ہم نے فوراً فیصلہ کر لیا اور ایک خاص طبقے کی طرف اشارہ کیا کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے جبکہ زرداری صاحب نے اس کی تردید کی ہے۔ کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا۔ امریکہ کی سی آئی اے نے بھی فوراً کہا کہ القاعدہ اور محسود فلاں طبقے نے کیا ہے اگر واقعی اس طبقے نے ایسا کیا ہے تو پھر اس کا علاج کیا ہے؟ ہم خود کشوں سے کیسے نمٹ سکتے ہیں؟ میں کہتا ہوں مرحومہ کو اور جتنے بھی حوادث ہو رہے ہیں ان پالیسیوں نے قتل کیا ہے جو حکومت نے اختیار کیں۔ امریکہ کی مرضی اور مغرب کے دباؤ پر اپنے ملک کو ہم آگ میں جھونک رہے ہیں۔ مرحومہ اسی آگ کی نذر ہو گئیں اور اب یہ آگ پتا نہیں اور کس کس

یہاں پر کوئی بھی محفوظ نہیں ہے، کوئی سیاستدان یہاں محفوظ نہیں ہے ہمارے قبائلی لوگ غیر تمدن لوگ تھے پاکستان پر مرنے، مٹنے والے لوگ تھے۔ خدا را پوری قوم پوری لیڈر شپ حزب اقتدار ہو یا حزب اختلاف ہو سب بیٹھ کر ان پالیسیوں پر نظر ثانی کریں ورنہ تعزیت کرتے کرتے ہماری ساری زندگی گزر جائے گی۔ یہ آگ اسلام آباد میں بھی بجھ گئی ہے اور اب لاہور اور کراچی بھی دور نہیں ہیں۔ کیا ہم صرف تعزیتوں پر اکتفا کریں گے؟ یا سوچیں گے کہ آگ کو کیسے بجھایا جائے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ خدا را سوات میں جو کچھ ہو رہا ہے، بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے، باجوڑ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ پورا صوبہ سرحد اور فریٹر عذاب میں ہے اور غیر مستحکم ہیں۔ دشمن چاہتا ہے کہ ملک کو غیر مستحکم کیا جائے۔ دشمن چاہتا ہے کہ قوم کو ان ہی طاقتوں سے لڑایا جائے جو اس وقت برسرِ پیکار ہیں ہمارے ساتھ۔ میں نوڈیرو گیا تھا زارداری صاحب کے پاس تعزیت کیلئے میرے ساتھ 60،70 افراد بھی تھے جن میں علماء بھی تھے، میں نے وہاں بھی کہا تھا کہ آپ یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ اقوام متحدہ تحقیق کرے۔ اسکاٹ لینڈ یا ریڈیا مغربی اقوام نہیں تو میں نے کہا ہم آپ کی تائید کرتے ہیں مگر مجھے توقع نہیں ہے کہ اقوام متحدہ اور مغربی اقوام آپ کو آزادانہ تحقیق و تفتیش کرا دیں گے۔ جب یہ آگ انہوں نے خود لگائی ہے تو وہ اس کو اور بھڑکائیں گے۔ وہ کسی ثبوت کے بغیر اور ہر پہلو سے یہ دکھائیں گے کہ یہ انہوں نے کیا ہے تاکہ ان کو جواز فراہم ہو جائے اور مزید دہشتگردی کے نام پر ہمارا بیڑہ غرق کر دیں۔ وہ تو اقوام متحدہ ہو یا مغربی اقوام اور اسکاٹ لینڈ یا ریڈ سب یہی کہیں گے کہ ان ہی پر ڈال دو۔ جبکہ اندرونی سازشیں ہیں اصل دشمن کون ہے؟ یہ سب چیزیں پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔ ہم ایک بات کر لیتے ہیں کہ القاعدہ۔ اب پتہ نہیں کہ القاعدہ کس بلا کا نام ہے۔ کیونکہ القاعدہ کے علاوہ بیرونی سازشیں بھی ہیں ملک کو تباہ کرنے کیلئے ہندوستان تلا ہوا ہے امریکہ سے اس نے اپنے ایجنٹس افغانستان میں بٹھائے ہوئے ہیں بلوچستان میں آگ لگائی گئی ہے تو اسی طرح اصل چیزوں سے ہماری توجہ ہٹ جاتی ہے چنانچہ یہی ہوا ہے کہ سی آئی اے نے بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے اعلان کر دیا۔ سی آئی اے کے سربراہ نے اعلان کر دیا کہ حالانکہ نارملی (Normally) ایسا نہیں ہوتا لیکن انہوں نے اعلان کر دیا کہ فلاں طبقے نے کیا ہے۔ لہذا کوئی توقع آپ نہ رکھیں اس کے لئے کوئی اور ایسا راستہ دیکھیں تاکہ اندرونی عناصر کو بھی بے نقاب کیا جائے۔ ایسے جوں سے تحقیق کروائی جائے جو آزاد اور غیر جانبدار ہوں یا پھر کوئی کمیشن بنایا جائے یا کوئی پارلیمنٹ کا ایک مشترکہ کمیشن اس کے ساتھ ساتھ اسکی بھی تحقیق ہو۔

بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہت عظیم المیے سے دوچار ہوئے ہیں اور اس وقت ایک عظیم بحران میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اس بحران کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ خدا نخواستہ ملک کی بنیادیں مل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو مستحکم فرمائے اور مرحومہ کے خاندان کو صبر عطاء فرمائے اور ان کے جو قانونی ورثہ ہیں اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی بھی صحیح رہنمائی کی توفیق عطا فرمائے۔